Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Prophetic Parables: Definition, Significance, Origin, and Jurisprudential Derivations – A Research Study

امثال الحدیث: مفہوم، اہمیت، آغاز اور فقہی استنباط: تحقیقی جائزہ

Authors Details

1. Syed Jawad Haidar
Ph.D. Research Scholar, Faculty of Social Sciences, National University of Modern Languages, Islamabad, Punjab, Pakistan.
syedjawadshah272@gmail.com

2. Muḥammad Ikhlāq
Ph.D. Research Scholar, Department of Islamic Studies, Mohi-ud-Din Islamic University, Nerian Sharif, Azad Kashmir, Pakistan.

Citation

Haidar, Syed Jawad and Muḥammad Ikhlāq " Prophetic Parables: Definition, Significance, Origin, and Jurisprudential Derivations – A Research Study."Al-Marjān Research Journal, 2, no.3, Oct-Dec (2024): 288– 304.

Submission Timeline

Received: Sep 14, 2024
Revised: Oct 04, 2024
Accepted: Oct 25, 2024
Published Online: Nov 07, 2024

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.

All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

Prophetic Parables: Definition, Significance, Origin, and Jurisprudential Derivations – A Research Study

امثال الحدیث: مفہوم، اہمیت، آغاز اور فقہی استنباط: تحقیقی جائزہ

*سید جواد حیدر   * محمد اخلاق

Abstract

Prophetic parables (Amthāl al-Ḥadīth) hold a significant position in Islamic teachings as an effective tool for delivering guidance and explaining complex ideas. The Holy Prophet Muḥammad ﷺ employed parables to elucidate various moral, spiritual, and jurisprudential matters, rendering them easily comprehensible for all audiences. This research explores the concept of ***Amthāl al-Ḥadīth***, delving into their linguistic and terminological definitions while distinguishing them from similar concepts like analogy (***muthl***), similitude (***tashbīh***), and representation (***tamthīl***). The study further highlights the Qur'anic emphasis on parables and how this practice was emulated and perfected in the Prophetic traditions. Key examples from the Ḥadīth literature demonstrate how parables were utilized to clarify rulings, promote ethical values, and provide insights into divine wisdom. Moreover, the study underscores the role of ***Amthāl al-Ḥadīth*** in the extraction of jurisprudential principles, illustrating how these parables became a foundational source for scholars in deriving rulings. Finally, the paper examines the historical development of this genre, tracing its roots to early Islamic scholarship and its formalization by prominent scholars. This research concludes by emphasizing the indispensable role of Prophetic parables in Islamic pedagogy and their enduring relevance in contemporary discourse.

Keywords: Prophetic parables, *Amthāl al-Ḥadīth*, Islamic jurisprudence, Qur'anic parables, ethical teachings

تعارف موضوع

امثال الحدیث اسلامی تعلیمات کا ایک منفرد اور اہم پہلو ہیں جن کے ذریعے نبی اکرم ﷺ نے گہری حکمتوں اور احکامات کو آسان اور عام فہم انداز میں بیان کیا۔ قرآن مجید میں بھی امثال کو واضح احکام اور اخلاقیات کی تفہیم کا ذریعہ بنایا گیا، اور نبی کریم ﷺ نے اس سنت کو آگے بڑھایا۔ اس مقالے میں امثال الحدیث کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم بیان کیا گیا ہے اور اس کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ امثال کو دیگر مشابہ تصورات

* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، فیکلٹی آف سوشل سائنسز، نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد، پنجاب، پاکستان۔
* پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، محی الدین اسلامی یونیورسٹی، نیریاں شریف، آزاد کشمیر، پاکستان۔

جیسے تشبیہ، تمثیل، اور مثَل سے جدا کیا گیا ہے تا کہ ان کی انفرادیت واضح ہو۔ حدیث کی مثالیں فقہی مسائل کے استنباط میں ایک بنیادی کردار ادا کرتی ہیں اور علمائے کرام نے ان مثالوں کو شرعی اصولوں کے استخراج کے لیے مؤثر ذریعہ قرار دیا ہے۔ مزید برآں، اس مقالے میں امثال الحدیث کی تاریخی ترقی پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے اور اس فن کے بانی علماء کے کردار کو سراہا گیا ہے۔ مقالے کا مقصد امثال الحدیث کے ذریعے اخلاقی اور فقہی مسائل کی افہام و تفہیم کو آج کے دور میں ایک عملی مثال کے طور پر پیش کرنا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب حضرت محمد ﷺ کی امت میں پیدا فرما کر احسان عظیم فرمایا اور بے انتہا درود و سلام ہو حضور رحمت عالم ﷺ کی ذات پر جنھوں نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرامؓ اور اپنے امتیوں کی ہدایت و رہنمائی فرماتے ہوئے گزاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو امت کو ہدایت و رہنمائی کے دو سرچشمے عطاء فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''**ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتہ نبیہ**''[1] (میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنت نبوی ﷺ یعنی حدیث)۔

قرآن و حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، سیاسی، معاشی اور مذہبی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہے۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایت و رہنمائی فراہم کرتے ہیں جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کی بات بذریعہ مثال ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ قرآن و حدیث دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں سابقہ انبیاء کرام اور گزشتہ اقوام کی مثالیں بیان ہوئی ہیں تا کہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان سے عبرت حاصل کریں، یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعہ سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا ہی ایک ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے لوگ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی جس میں مثالیں موجود نہ ہوں۔ جیسے اردو میں ایک قول ہے "جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"۔ اور انگریزی میں "PAY BACK IN SAME COIN"۔ اسی طرح عربی میں بہت سی مثالیں بیان ہوئی ہیں جیسا کہ کہا جاتا ہے "المرء یقیس علی نفسه الناس اعداء لما جهلوا" چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں جن کا مقصد صرف مثالیں بیان کرنا نہیں بلکہ ان مثالوں کے ذریعے سے درس عبرت دینا اور لوگوں کو پند و نصائح کرنا ہے۔

امثال الحدیث کی ضرورت

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ محسوس اور مرئی اشیاء کی طرف جلدی متوجہ ہوتا ہے اور ان کے متعلق قصص و امثال کو دلچسپی اور دلجمعی سے سنتا اور جلدی اثر لیتا ہے۔ چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ

[1] Mālik ibn Anas, *Muwaṭṭa' Imām Mālik*, (Waḥīd al-Zamān), Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 2006, p. 877.

کے لیے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھ ہیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ انسان آرام پسند ہے وہ عیش ونشاط سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور مسائل کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور مسائل کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

امثال الحدیث کی اہمیت

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ محسوس اور مرئی اشیاء کی طرف جلدی متوجہ ہوتا ہے اور ان کے متعلق قصص وامثال کو دلچسپی اور دلجمعی سے سنتا اور جلدی اثر لیتا ہے۔ چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ کے لیے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھ ہیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔ حضرت سلیمان بن عامر سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

”نصرت بالرعب وأوتيت جوامع الكلم، وأوتيت الحكمة، وضرب لى من الامثال مثل القرآن “[2]

میری رعب (الٰہی) سے مدد کی گئی، مجھے جامع کلمات دیئے گئے، مجھے حکمت دی گئی اور قرآن کی طرح مجھے بھی مثال سے بیان کرنا عطا کیا گیا۔

قرآن اور احادیث میں مثالیں بیان ہوئی ہیں جس کا مقصد صرف مثالیں بیان کر دینا ہی نہیں بلکہ مثالوں کے ذریعے سے لوگوں کو بات سمجھانا تھا اور ترغیب کے لئے درس عبرت دینا اور پند و نصائح کرنا تھا۔ انسان آرام پسند ہے وہ عیش ونشاط سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور مسائل کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور مسائل کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے کتب سماویہ میں بھی کثرت سے امثال ذکر کی ہیں اور انجیل کی سورتوں میں سے ایک سورت کا نام سورت "امثال" رکھا گیا ہے۔ عرب صرف اس قول کی مثال بیان کرتے ہیں جس میں غرابت پائی جاتی ہو اس لیے اس میں بڑی احتیاط کی جاتی ہے تاکہ مطلب نہ بدلے اور مثال صرف اس قصہ یا وصف یا حال کی بیان کی جاتی ہے جو اہم اور عجیب و غریب ہو گویا کہا گیا کہ منافقین کا عجیب و غریب حال اس شخص کے حال کی طرح ہے جس نے آگ کو روشن کیا اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد: ”مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ“۔[3] ترجمہ "اس جنت کی مثال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے"

---

[2] Al-Rāmahurmuzī, Abū al-Ḥasan ibn ʿ*Abd al-Raḥmān ibn Khallād*, Beirut: Mu'assasah Kutub Thaqāfīyah, 1988, ṭ:1, p. 18.
[3] Muḥammad, 47:15.

یعنی ہم نے آپ سے جو عجائبات بیان کیے ہیں ان میں سے ایک عجیب و غریب اور عظیم الشان قصہ جنت کا ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اس کے عجائبات بیان کرنا شروع کیے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اعلیٰ ہیں اور اس کے ہر وصف میں عظمت و جلالت کی شان موجود ہے۔[4]

امثال الحدیث کا لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم

امثال الحدیث ایک ایسا موضوع ہے جو انسان کو آسانی سے سمجھ آسکتا ہے، اس موضوع کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ اپنے الفاظ، جملہ اور بیان کی وجہ سے قاری کو اپنی طرف کھینچتا ہے، امثال الحدیث کے علوم و معارف کو بیان کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ اس کی لغوی و اصطلاحی تعریف کا احاطہ کیا جائے کیونکہ کسی بھی علم کو جاننے کے لیے ضروری ہے کہ اس کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم کو جان لیا جائی اسی لیے اس پہلی فصل کو "لغوی و اصطلاحی معنی و مفہوم" کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

مثل کا لغوی مفہوم

لفظ "مثل" عربی زبان کا لفظ ہے، اس کی جمع "امثال" آتی ہے، یہ لغت میں مختلف معنی کے لیے استعمال ہوتا ہے، "مثلاً: صفت، عبرت، مانند، نظیر، تشبیہ، روایت، معیار، تصویر، صورت وغیرہ"[5]

اور اسی طرح محمد ارشد کمال، کتاب المثال کی شرح میں لکھتے ہیں:

> "لفظ امثال تشبیہ اور مانند کے علاوہ کہاوت، ضرب المثل اور افسانہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ تاہم کسی غیر واضح چیز کے ساتھ تشبیہ دینے کے لیے بھی یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو عبرت و نصیحت کے طور پر بیان کیا جائے اس کے لیے بھی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی مشہور قول یا بات جس سے عبرت و نصیحت حاصل ہو اس کے لیے بھی یہ لفظ استعمال ہوتا ہے"۔[6]

ابن منظورؒ کے نزدیک

"الشيئ الذي يضرب الشيئ مثلا فيجعل مثله"[7]

یعنی، جب ایک چیز کو کسی چیز کیلئے مثال بنایا جائے، تو وہ اس چیز کی مثال بن جاتی ہے یا اس چیز کے برابر ہو جاتی ہے۔

صحاح میں ہے:

---

4 Al-Nasafī, ʿAbdullāh ibn Aḥmad ibn Maḥmūd, *Madārik al-Tanzīl wa Ḥaqā'iq al-Ta'wīl*, (ʿAllāmah Muḥammad Wāḥid Bakhsh), Lahore: Farīd Book Stall, 2009, ṭ: 1, j: 1, p. 67.

5 Kīrānawī, Waḥīd al-Zamān Qāsimī, *Al-Qāmūs*, Lahore: Idārah Islāmiyyah, 2001, p. 1522.

6 Aṣfahānī, Muḥammad ibn Jaʿfar, *Kitāb al-Mithāl*, (Muḥammad Arshad Kamāl), Lahore: Anṣār al-Sunnah Publications, 2002, p. 17.

7 Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʿArabī, 1928, j: 13, p. 22.

"ما يضرب به من الأمثال"[8] وہ چیز جس سے مثال بیان کی جائے۔

علامہ جوہری کے نزدیک:

"ومثل الشيئ أيضا صفته"[9] اور کسی چیز کی مثال بھی اس کی صفت ہوتی ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

"مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ"[10]

یعنی، جس جنت کا وعدہ متقی لوگوں سے کیا گیا ہے ان کے اوصاف یہ ہیں۔

ابن اسحاقؒ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اس کا معنی جنت کی صفت ہے۔[11]

ابو علی الفارسی نے اس کا رد کیا ہے، ابن منظور اپنی لغت میں اس کا قول نقل کرتے ہیں۔

"کلام عرب میں صفت غیر معروف ہے اور اس کا معنی 'تمثیل' ہے"[12]

ابن منظور ابن اسحاق کی اتباع کرتے ہوئے اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

"ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الإِنجِيلِ"[13]

تورات اور انجیل میں حضور ﷺ کے اصحاب کی صفات ہیں۔

ابن منظور کہتے ہیں، کبھی اس کا معنی "عبرت" کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

"فَجَعَلْنَاهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ "[14]

ہم نے انہیں ایک گئی گزری قوم اور بعد میں آنے والوں کے لیے عبرت کا نمونہ بنا دیا۔

اس کے علاوہ یہ مشابہ کے معنی میں بھی آتا ہے، اور ہر قسم کی مشابہت کو شامل ہے۔[15] اسی لئے ابن منظور نے لسان العرب میں اس کے لئے کلمہ "تسویہ" کی ترکیب کی ہے۔[16]

---

[8] Ibn Manẓūr, *Lisān al-ʿArab*, j: 13, p. 22.
[9] Muḥammad, 47:15.
[10] Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, j: 13, p. 22.
[11] Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, j: 13, p. 22.
[12] Sūrat al-Aʿrāf, 7:29.
[13] Sūrat al-Zukhruf, 43:56
[14] Al-Aṣfahānī, Rāghib, *Al-Mufradāt fī Alfāẓ al-Qur'ān*, Damascus: Dār al-Qalam, ṭ: 4, 2009, p. 709.
[15] Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, j: 11, p. 610.
[16] Al-Suyūṭī, Jalāl al-Dīn, *Al-Itqān fī ʿUlūm al-Qur'ān*, Lahore: Mushtāq Book Corner, j: 2, p. 134.

مثل کا اصطلاحی مفہوم

علماء نے اپنی علمی بساط کے مطابق لفظ "مثل" کی بہت سی اصطلاحی تعریفیں کی ہیں جن میں سے ہم چند مشہور کا ذکر کرتے ہیں۔

جلال الدین سیوطیؒ لفظ "مثل" کا مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ولا تستعمل (مثل) الا فی حال او صفة لها شان و فيها غرابة نحو: مثل ما ينفقون فی هذه الحياء الدنيا كمثل ريح فيها صر" [17]

مثل کا لفظ ایسی حالت اور صفت میں استعمال ہوتا ہے جس کی کوئی شان ہو اور اس میں کچھ غرابت (حیرت انگیز) بات بھی پائی جاتی ہو۔

جیسے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيْحٍ فِيْهَا صِرٌّ" [18]

میدانی اپنی کتاب "مجمع الامثال" میں المبرد کا قول ذکر کرتے ہیں۔

"المثل ماخوذ من المثال، وهو قول سائر يشبه فيه حال الثاني بالأول والأصل فيه التشبيه" [19]

مثل مثال سے لیا گیا ہے اور یہ وہ مشہور قول ہوتا ہے جس میں دوسرے کے حال کو پہلے کے حال کے ساتھ تشبیہ دی جاتی ہے اور اس میں تشبیہ اصل ہوتی ہے۔

اصفہانیؒ اپنی کتاب المفردات فی القرآن میں کہتے ہیں:

"المثل عبارة عن قول فی شئ يشبه قولا في شئ آخر بينهما مشابه ليبين احد هما الاخر ويصوره" [20]

مثل ایسے قول کی عبارت ہے جو کسی دوسرے قول کی عبارت سے ملتی جلتی ہو اور ان میں سے کسی ایک کے ذریعہ دوسری کا مطلب واضح ہو جاتا ہو اور معاملہ کی شکل سامنے آجاتی ہو۔

مجد دالدین فیروزآبادیؒ کہ بقول:

"جب مماثلت جوہر، شکل، سائز، کیفیت اور کمیت تمام جہات سے ہو تو اس کو "المثل" سے تعبیر کیا جاتا ہے" [21]

---

[17] Sūrat Āl ʿImrān, 3:117.

[18] Al-Maydānī, Abū al-Faḍl Aḥmad ibn Muḥammad al-Nīsāpūrī al-Maʿrūf, *Majmaʿ al-Amthāl*, Āzar: Maktabah Lisān al-ʿArab, 1987, j: 1, p. 6.

[19] Al-Aṣfahānī, ʿAllāmah Rāghib, *Al-Mufradāt fī Alfāẓ al-Qur'ān*, p. 462.

[20] Al-Fīrūzābādī, Mujadd al-Dīn, *Baṣā'ir Dhawī al-Tamīz*, Beirut: Al-Maktabah al-ʿIlmiyyah, 1996, j: 4, p. 471.

اس لئے اللہ تعالیٰ نے جب اپنی ذات وصفات میں ہر قسم کی تشبیہ کی نفی کرنا تھی تو فرمایا:

"لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ "[22]

مَثَل اور مِثْل میں فرق

کیا مثَل ذات کے اعتبار سے مِثل ہے؟ اس جملے کی وضاحت یہ ہے کہ کیا یہ دونوں ایک جیسے ہیں بہت سی لغات میں یہ بات دہرائی گئی ہے کہ یہ دونوں ایک جیسے ہیں، مثال کے طور پر "شَبَہ اور شِبہ" بعض علماء نے قرآن کی آیات کی وجہ سے ان میں فرق کیا ہے، ان میں سے پہلی آیت یہ ہے "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ" یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے "مِثل" کی نفی کرتی ہے۔ دوسری آیت یہ ہے کہ:

" لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَلِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ"[23]

یہ آیت اللہ تعالیٰ کے لیے مثَل ثابت کرتی ہے، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ دونوں ایک ہی معنی میں استعمال ہوں۔

اس پر "جعفر سبحانی" اس کی مزید وضاحت سے اپنی کتاب "الامثال فی القرآن الکریم" میں لکھتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ کے لئے مِثل کی نفی اور مثَل کا اثبات دونوں کا آپس میں کوئی تضاد نہیں ہے"[24]

پہلی آیت میں واجب الوجود میں کسی فرد کے وجود سے متعلق عبارت ہے، جو اس کی ماہیت میں شرکت کرتا ہے اور وہ اس میں خصوصیات کی مخالفت کرتے ہیں۔ دوسری آیت مثَل تو وہ اوصاف محمودہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی پہچان ہوتی ہے۔ پس ان میں معمولی درجہ کی بھی اور اعلیٰ درجہ کی بھی امثال ہوتی ہیں تو بیشک اللہ تعالیٰ کے لئے بلند تر صفات ہیں اور اسی کی شان سب سے بلند اور اعلیٰ مرتبہ ہے۔ مختصراً یہ کہ جب "**الامثال**" "مِثل" کی جمع ہو گی تو اللہ تعالیٰ "مِثل اور الامثال" سے پاک وصاف ہو گا، کیونکہ اس کی کوئی مثال نہیں اور جب "مثَل" معنی وصف ہو گا تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرنا مقصود ہو گا اور اللہ تعالیٰ کے لئے اعلیٰ درجہ کی الامثال ہیں۔

زرکشی، اپنی کتاب البرہان میں "مِثل اور مثَل" کا فرق بیان کرتے ہوئے امام فخر الدین رازی کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

"بیشک "مِثل" وہ چیز ہوتی ہے جو ماہیت میں ہر طرح کسی چیز کے برابر ہو اور "مثَل" وہ چیز ہوتی ہے جو ماہیت کے بعض خارجی صفات کے برابر ہوتی ہو"[25]

تشبیہ اور تمثیل میں فرق

---

21 Sūrat al-Shūrā, 42:11.
22 Sūrat al-Naḥl, 16:60.
23 Jaʿfar al-Subḥānī, *Al-Amthāl fī al-Qur'ān al-Karīm*, Iran: Mu'assasah Imām al-Ṣādiq, 1378 AH, p. 10.
24 Al-Zarkashī, Badr al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbdullāh, Al-Burhān fī *ʿUlūm al-Qur'ān*, Beirut, Lebanon: Dār al-Maʿrifah, 1990, j: 3, p. 491.
25 Iṣlāḥī, Amīn Aḥsan, *Tadabbur-e-Qur'ān*, Lahore: Fārān Foundation, 2009, j: 1, p. 130.

اس سے پہلے مِثل اور مَثل کے فرق کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی اس کے بعد ضروری تھا کہ تشبیہ اور تمثیل کے فرق کو بھی واضح کیا جائے۔ "تمثیل اگرچہ تشبیہ ہی کی نوعیت کی ایک چیز ہے لیکن تشبیہ اور تمثیل میں بڑا فرق ہے۔ ایک عام تشبیہ میں اصل نگاہ مشبہ (جس کو کسی چیز سے تشبیہ دی جائے اسے مشبہ کہتے ہیں) اور مشبہ بہ (جس کے ساتھ تشبیہ دی جائے اسے مشبہ بہ کہتے ہیں) پر ہوتی ہے اور ان دونوں کے اجزاء کو الگ الگ کرکے ایک دوسرے کے مقابل میں رکھ کے دیکھا جاتا ہے کہ ان میں باہم اور کتنی مشابہت اور مطابقت پائی جاتی ہے اور پھر اسی مطابقت اور مشابہت کے لحاظ سے اس تشبیہ کا حسن و قبح متعین ہوتا ہے لیکن تمثیل میں اجزاء کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہوتی بلکہ اس میں صورت واقعہ کو صورت واقعہ سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ اگر ایک صورت حال اور دوسری صورت حال میں پوری طرح مطابقت موجود ہے اور تمثیل صورت حال کی پوری تصویر نگاہوں کے سامنے پیش کررہی ہے تو وہ تمثیل مکمل ہے اگرچہ تشبیہ کے وہ تمام ضوابط اس پر منطبق نہ ہورہے ہوں جو ایک تشبیہ کے مکمل ہونے کیلئے اہل فن نے ضروری قرار دیئے ہیں۔"[26]

قرآن سے امثال کی اہمیت

"وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ "[27]

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور اُنہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

اس آیت کی تفسیر میں مفتی قاسم صاحب لکھتے ہیں:

"کفارِ قریش نے طنز کے طور پر کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ مکھی اور مکڑی کی مثالیں بیان فرماتا ہے اور اس پر انہوں نے مذاق اڑایا تھا۔ اس آیت میں ان کا رد کردیا گیا کہ وہ جاہل ہیں جو مثال بیان کئے جانے کی حکمت کو نہیں جانتے، کیونکہ مثال سے مقصود تفہیم ہوتی ہے اور جیسی چیز ہو اس کی شان ظاہر کرنے کے لئے ویسی ہی مثال بیان کرنا حکمت کے تقاضے کے عین مطابق ہے اور یہاں چونکہ بت پرستوں کے باطل اور کمزور دین کی کمزوری اور بُطلان بیان کرنا مقصود ہے لہٰذا اس کے اِظہار کے لئے یہ مثال انتہائی نفع مند ہے اور ان مثالوں کی خوبی، نفاست، عمدگی، ان کے نفع اور فوائد اور ان کی حکمت کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم عطا فرمایا ہے۔"[28]

حدیث سے امثال کی اہمیت

---

[26] Sūrat al-ʿAnkabūt, 29:43.

[27] Aṭṭārī, Qāsim, *Ṣirāṭ al-Jinān fī Tafsīr al-Qur'ān*, Karachi: Maktabah al-Madīnah, 2018, j: 7, p. 379.

[28] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb fī al-Manāqib, Bāb Khātam al-Nabiyyīn Ṣallā Allāh ʿalayhi wa sallam, Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, ḥadīth no. 3533.

حضور نبی کریم ﷺ اللہ کے آخری نبی اور رسول بنا کر بھیجے گئے آپ ﷺ نے اس وضاحت کیلئے بھی ایک مثال کا انتخاب کیا اور صحابہؓ کو بتا دیا کہ میں اللہ کا آخری نبی ﷺ ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"عن أبي هريرة رضي الله عنه، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: إن مثلي ومثل الأنبياء من قبلي كمثل رجل بنى بيتا فأحسنه وأجمله، إلا موضع لبنة من زاوية، فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون: هلا وضعت هذه اللبنة ؟قال: فأنا اللبنة و أنا خاتم النبيين "(29)

میری مثال اور مجھ سے پہلے انبیاء کی مثال اس شخص کی مثل ہے جس نے ایک گھر بنایا اور بڑا خوبصورت اور جمیل بنایا مگر ایک طرف میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی۔ لوگ اس مکان کے گرد چکر لگاتے اور تعجب کرتے اور کہتے: یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی اور وہ (آخری) اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔

حضرت عمر بن العاصؓ بیان فرماتے ہیں:

"وعقلت عن رسول الله ﷺ الف مثل "(30)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی زندگی میں حدیث لکھنے کی اجازت حاصل کر لی تھی اور حدیث لکھنی شروع کر دی تھی، آپ کہتے ہیں میں نے آپ ﷺ سے ایک ہزار مثالیں یاد کر رکھی ہیں۔ یہ تعداد تو ان روایات کی ہے جو آپ نے حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ سے سن کر یاد کی اس کے علاوہ جو آپ ﷺ نے مثالیں بیان کی ان کا اندازہ لگانا ہی بہت مشکل ہے۔

اقوال سے امثال کی اہمیت

ضرب امثال غائب چیزوں کیلئے بیان کی جاتی ہیں اور انسان غائب کو نہیں دیکھ سکتا اس لئے ان امثال سے لوگوں کو غائب اور پوشیدہ باتیں سمجھائی جاتی ہے۔ پس امثال یہ حکمت کے نمونے ہیں اور یہ ان چیزوں کیلئے آتے ہیں جو سمع و بصر سے غائب ہوں، تاکہ ان امثال سے انسان سمع و بصارت سے اوجھل چیزوں کو بلکل واضح دیکھ سکے۔ اسی لیے امثال اس کلام کی بیان کی جاتی ہیں جن کو سمجھنا مشکل ہو۔ امثال کی اہمیت میں امام سلیمان بن عمر العجیلی الشافعیؒ بیان کرتے ہیں:

"زیاده فی الضیح والتقریر"(31)

کہ امثال کسی چیز کی مزید وضاحت و تشریح کیلئے ہوتی ہے۔

---

[29] Ibn Ḥanbal, Aḥmad, *Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal*, Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 2009, j: 7, ḥadīth no. 18909.

[30] Al-ʿAjīlī, Sulaymān ibn ʿUmar al-Shāfiʿī, *Al-Futūḥāt al-Ilāhiyyah bi Tawḍīḥ Tafsīr al-Jalālayn li al-Daqā'iq al-Khafiyyah*, Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth, j: 1, p. 21.

[31] Al-Nasafī, ʿAbdullāh ibn Aḥmad ibn Maḥmūd, *Madārik al-Tanzīl wa Ḥaqā'iq al-Ta'wīl*, (ʿAllāmah Muḥammad Wāḥid Bakhsh), ṭ: 1, j: 1, p. 67.

عبد اللہ بن احمد بن محمود النسفیؒ، اپنی مشہور تفسیر "مدارک التنزیل وحقائق التاویل" میں بیان کرتے ہیں:

"الامثال فی ابراز خفیات المعانی و رفع الاستار عن الحقائق تاثیر ظاهر ها ولقد كثر فی الكتاب السماویه"[32]

مثالیں بیان کرنے سے پوشیدہ معانی واضح ہو جاتے ہیں اور حقائق سے پردے اٹھ جاتے ہیں، تاثیریں عیاں ہو جاتی ہیں نیز اللہ تعالیٰ نے دیگر سماوی کتابوں میں بھی کثرت سے مثالیں بیان فرمائیں ہیں۔

امام فخر الدین رازیؒ کہتے ہیں:

"کہ امثال کا بیان کرنا امور مستحسن میں شمار ہوتا ہے"[33]

شہاب الدین السید محمود آلوسی، اپنی تفسیر "روح المعانی" میں لکھتے ہیں:

"ویجعل الغائب كأنه شاهد"[34]

یعنی امثال نگاہوں سے پوشیدہ چیزوں کو اس طرح بنا دیتی ہے جیسے ہم ان کو دیکھ رہے ہیں۔

محمد عبد الحق حقانی، اپنی مشہور تفسیر میں بیان میں فرماتے ہیں:

امثال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہ امثال کے بیان کرنے سے دل میں معانی کا عمدہ طور پر جما دینا مقصود ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک خیالی اور معنوی بات کو محسوس بنا کر دکھا دیا جاتا ہے، دیکھئے اگر کسی کا ضعف یوں ہی بیان کیا جائے تو وہ اس قدر مؤثر نہیں ہوتا جس قدر کہ اسکو مکڑی کے جالے سے تشبیہ دے کر بیان کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔[35]

مثال بیان کرنے کا مقصد

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کے لئے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح اور محسوس ہو دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے مثال کے ذریعے گویا اس کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرز بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے کیونکہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ

---

32 Al-Rāzī, Muḥammad Fakhr al-Dīn, Tafsīr al-Fakhr al-Rāzī al-Mashhūr bi al-*Tafsīr al-Kabīr wa Mafātīḥ al-Ghayb*, Beirut: Maktabah Dār al-Fikr, 1981, ṭ: 1, j: 2, p. 79.

33 Al-Alūsī, Shihāb al-Dīn al-Sayyid Maḥmūd al-Baghdādī, *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qur'ān al-ʿAẓīm wa al-Sabʿ al-Mathānī*, Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1994, ṭ: 1, j: 1, p. 165.

34 Dehlawī, ʿAbd al-Ḥaqq Ḥaqqānī, *Tafsīr Fatḥ al-Manān al-Mashhūr Tafsīr Ḥaqqānī*, Lahore: Maktabah al-Faiṣal, 2009, j: 2, p. 87.

35 Sūrat al-ʿAnkabūt, 29:69.

کرنا چاہتے ہیں وہ زیادہ ترغیر مرئی وغیر محسوس ہیں۔ اس لیے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن وحدیث کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ:

"وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ "[36]

اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور اُنہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے

قرآن مجید نے بہت ساری باتیں ہمیں مثالوں کے ذریعے سمجھائی ہیں۔ جس طرح کہ قرآن مجید مومن کی مثال بیان فرماتا ہے۔

"اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِۙ(۲۴)تُؤْتِيْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَاؕ-وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ" [37]

کیا تم نے نہ دیکھا اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں وہ سمجھیں۔

اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ احادیث مبارکہ میں جو باتیں مثال دے کر سمجھائی گئی ہیں ان کو عام کیا جائے اور لوگوں تک پہنچایا جائے اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کو بیان کیا جائے تاکہ لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔

ابو عبداللہ محمد بن علی الحکیم الترمذی، مثال کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ثم اعلم بان ضرب الامثال لمن غاب عن الاشياء وخفيت عليه الاشياء فالعباد يحتاجون الى ضرب الامثال لما خفيت عليهم الاشياء فضرب الله لهم مثلا من عندا نفسهم لا من عنده نفسه ليدر كو ما غاب عنهم فا ما من لا يخفى عليه شى فى الارض ولافى السماء فلا يحتاج الى الامثال "[38]

واضح ہو کہ بے شک ضرب الامثال اسکے لئے ہیں جس سے اشیاء غائب و پوشیدہ ہوں چونکہ بندے امثال کے محتاج ہوتے ہیں جب ان پر اشیاء واضح نہ ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے امثال بیان کی ہیں تاکہ وہ ان اشیاء (کی حقیقت) کو پالیں جو ان سے پوشیدہ و مخفی ہیں اور اللہ تعالیٰ سے زمین و آسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں اس لئے وہ امثال کا محتاج نہیں۔

دوسری جگہ حکیم ترمذی مثال کا مقصد بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

---

36 Sūrat Ibrāhīm, 14:52.
37 Al-Tirmidhī, Muḥammad ibn ʿAlī ibn al-Ḥasan ibn Bishr Abū ʿAbdullāh al-Ḥakīm, *Al-Amthāl min al-Kitāb wa al-Sunnah*, Beirut: Dār Ibn Zaydūn, ṭ: 2, 1407 AH, p. 13.
38 Al-Tirmidhī, *Al-Amthāl*, p. 13.

"فا لامثال نموذ جات الحکمه لما غات عن الاسماع والابصار لتهدی النفوس بماادرکت عیانا"[39]

پس امثال حکمت کے نمونے ہیں اور یہ ان چیزوں کیلئے ہیں جو سمع و بصر سے غائب ہو تا کہ ان امثال سے انسان سمع و بصارت سے او جھل چیزوں کو بالکل واضح دیکھ سکے۔ یہی وجہ ہے کہ مثال اس کلام کی بیان کی جاتی ہے جسے سمجھنا مشکل ہو آسان کلام کی مثال بیان نہیں کی جاتی۔

امثال الحدیث کا آغاز

امثال الحدیث کا فن رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بنیادی طور پر موجود تھا، لیکن ایک مستقل علم کے طور پر بعد میں ترتیب پایا۔ قاضی ابو محمد الحسن بن عبد الرحمن الرامہرمزیؒ (م360ھ) نے اس فن پر پہلی کتاب "کتاب المثال الحدیث المرویه عن النبی ﷺ "تصنیف کی، جو اس موضوع کا اولین اور بنیادی ماخذ ہے۔

امثال الحدیث سے فقہی مسائل کا استنباط

احادیث مبارکہ میں موجود امثال نہ صرف دین کی بنیادی تعلیمات کو سمجھانے کے لیے اہم ہیں بلکہ فقہی احکام کے استنباط میں بھی کلیدی کردار ادا کرتی ہیں۔ ان امثال کو قرآن مجید کی تشریح کے طور پر پیش کیا گیا، جو اسلامی قوانین کی تفہیم اور ان کے اطلاق کے لیے راہنما اصول فراہم کرتی ہیں۔ فقہائے کرام نے احادیث میں موجود امثال کو مختلف پہلوؤں سے جانچا اور ان سے شرعی مسائل اخذ کیے۔ یہ امثال نہایت جامع اور اختصار کے ساتھ ایک وسیع مفہوم کو بیان کرتی ہیں، جو انسان کی عملی زندگی میں پیش آنے والے مختلف حالات پر منطبق ہوتی ہیں۔

امثال الحدیث سے استنباط کرتے وقت درج ذیل پہلو اہمیت کے حامل ہوتے ہیں:

1. **احادیث نبوی ﷺ: استنباط مسائل کا بنیادی ماخذ**

   فقہائے کرام کے لیے احادیث نبوی ﷺ اہم ترین ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں، جن سے شرعی احکام اخذ کیے جاتے ہیں۔

2. **فقہ الحدیث کی تدوین اور محدثین کا کردار**

   محدثین نے فقہ الحدیث کے حوالے سے وسیع لٹریچر جمع کیا اور اس پر کتب تصنیف کیں۔

3. **نصوص قرآن وحدیث سے احکام کے استخراج کے اسالیب**

   - **عبارۃ النص:** واضح نصوص سے احکام کا اخذ۔

39 Qādrī, Muḥammad Ṭāhir, *Imām Abū Ḥanīfah Imām al-A'immah fī al-Ḥadīth*, Lahore: Minhāj al-Qur'ān Publications, ṭ: 6, 2014, j: 1, p. 87.

- **اشارۃ النص:** نصوص میں موجود اشاروں سے مسائل کی تفہیم۔
- **دلالۃ النص:** نصوص کے عموم یا بین السطور سے احکام کا استخراج۔
- **اقتضاء النص:** نصوص میں موجود ضروری تقاضوں کو سمجھ کر احکام مرتب کرنا۔

4. **احکام کے ادراک کے لیے ضروری مہارتیں**

- عربی لغت میں مہارت
- عبارت کی گہرائی کا فہم
- دلالتوں اور تقاضوں کو پہچاننے کی صلاحیت

5. **فقہاء کی خصوصیات اور ان کا کردار**

فقہاء عربی ادب اور شرعی علوم میں مہارت کی بنیاد پر احکام کا استخراج کر سکتے ہیں۔

6. **قرآنی آیات اور احادیث میں موجود احکام کی اقسام**

- اصل احکام (Substantive Laws)
- ضابطہ جاتی احکام (Procedural Laws)

7. **حدیث کے مختلف شعبہ جات**

- حدیث کی روایت اور جرح و تعدیل کا علم
- حدیث سے احکام و مسائل کا استنباط و استخراج۔[40]

علم الحدیث اور فقہ الحدیث: ایک فرق

اسلامی علوم میں علم الحدیث اور فقہ الحدیث دو الگ شعبے ہیں۔ **علم الحدیث** کا موضوع روایتِ حدیث اور رواۃ کے احوال پر ہے، جبکہ **فقہ الحدیث** الفاظ، معانی، اور حدیث کے مختلف اسالیب سے احکام اخذ کرنے سے متعلق ہے۔

علم الحدیث

علم الحدیث میں کسی حدیث کی سند اور متن کو جانچا جاتا ہے، تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ قولاً، فعلاً، یا تقریراً رسول اللہ ﷺ سے منسوب ہے یا نہیں۔ اس میں راویوں کے حالات، حدیث کے قبول یا رد کے معیار، اور روایت کے طریقوں جیسے سماع، کتابت، یا اجازت کو پرکھا جاتا ہے۔

[40] Asqalānī, Ibn Ḥajar, *Sharḥ Nukhabat al-Fikr*, (Muḥammad ʿUmar Anwar), Karachi: Zam Zam Publishers, 2003, p. 27.

فقہ الحدیث

فقہ الحدیث کا دائرہ کار حدیث میں موجود احکام اور ان کے استنباط سے وابستہ ہے۔ اس میں حدیث کے الفاظ کی گہرائی، ان کے عمومی یا خصوصی مفہوم، امر و نہی، اور دیگر فقہی پہلوؤں پر غور کیا جاتا ہے تاکہ مکلف کے لیے حکم واضح کیا جاسکے۔

بنیادی فرق

1. علم الحدیث سند اور راویوں کے حالات کا جائزہ لیتا ہے۔
2. فقہ الحدیث متن کے معانی اور احکام کے استنباط پر مرکوز ہے۔

خلاصہ بحث

امثال الحدیث نبی اکرم ﷺ کی حکمتِ تعلیم و تبلیغ کا ایک شاندار نمونہ ہیں، جو پیچیدہ مسائل کو عام فہم اور موثر انداز میں بیان کرنے کا ذریعہ ہیں۔ یہ مثالیں نہ صرف اخلاقی اور روحانی تربیت کا اہم حصہ ہیں بلکہ فقہاء کے لیے شرعی مسائل کے استنباط میں بھی معاون ثابت ہوتی ہیں۔ اس مقالے میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ امثال الحدیث قرآن و حدیث کے علوم کا ایک لازمی جزو ہیں، جنہیں محدثین نے بطور فن مدون کیا اور فقہاء نے ان سے شرعی اصول اخذ کیے۔ امثال الحدیث کا مطالعہ آج کے دور میں بھی نہایت اہمیت کا حامل ہے، کیونکہ یہ اسلامی تعلیمات کو جدید تقاضوں کے مطابق پیش کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ امید ہے کہ یہ مقالہ اس موضوع پر مزید تحقیق کا دروازہ کھولے گا اور اسلامی علوم کی تشریح و ترویج میں معاون ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Mālik ibn Anas, *Muwaṭṭa' Imām Mālik*, (Waḥīd al-Zamān), Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah, 2006.
* Al-Nasafī, ʿAbdullāh ibn Aḥmad ibn Maḥmūd, *Madārik al-Tanzīl wa Ḥaqā'iq al-Ta'wīl*, (ʿAllāmah Muḥammad Wāḥid Bakhsh), Lahore: Farīd Book Stall, 2009.
* Aṣfahānī, Muḥammad ibn Jaʿfar, *Kitāb al-Mithāl*, (Muḥammad Arshad Kamāl), Lahore: Anṣār al-Sunnah Publications, 2002.
* Kīrānawī, Waḥīd al-Zamān Qāsimī, *Al-Qāmūs*, Lahore: Idārah Islāmiyyah, 2001.
* Ibn Manẓūr al-Afrīqī, *Lisān al-ʿArab*, Beirut: Dār Iḥyā' al-Turāth al-ʿArabī, 1928.
* Al-Aṣfahānī, Rāghib, *Al-Mufradāt fī Alfāẓ al-Qur'ān*, Damascus: Dār al-Qalam, ṭ: 4, 2009.
* Al-Fīrūzābādī, Mujadd al-Dīn, *Baṣā'ir Dhawī al-Tamīz*, Beirut: Al-Maktabah al-ʿIlmiyyah, 1996.
* Jaʿfar al-Subḥānī, *Al-Amthāl fī al-Qur'ān al-Karīm*, Iran: Mu'assasah Imām al-Ṣādiq, 1378.
* Al-Zarkashī, Badr al-Dīn Muḥammad ibn ʿAbdullāh, *Al-Burhān fī ʿUlūm al-Qur'ān*, Beirut, Lebanon: Dār al-Maʿrifah, 1990.

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*, Kitāb fī al-Manāqib, Bāb Khātam al-Nabiyyīn Ṣallā Allāh ʿalayhi wa sallam, Lahore: Maktabah Raḥmāniyyah.
* Al-Rāzī, Muḥammad Fakhr al-Dīn, *Tafsīr al-Fakhr al-Rāzī al-Mashhūr bi al-Tafsīr al-Kabīr wa Mafātīḥ al-Ghayb*, Beirut: Maktabah Dār al-Fikr, 1981.
* Al-Alūsī, Shihāb al-Dīn al-Sayyid Maḥmūd al-Baghdādī, *Rūḥ al-Maʿānī fī Tafsīr al-Qur'ān al-ʿAẓīm wa al-Sabʿ al-Mathānī*, Beirut: Dār al-Kutub al-ʿIlmiyyah, 1994.
* Dehlawī, ʿAbd al-Ḥaqq Ḥaqqānī, *Tafsīr Fatḥ al-Manān al-Mashhūr Tafsīr Ḥaqqānī*, Lahore: Maktabah al-Faiṣal, 2009.